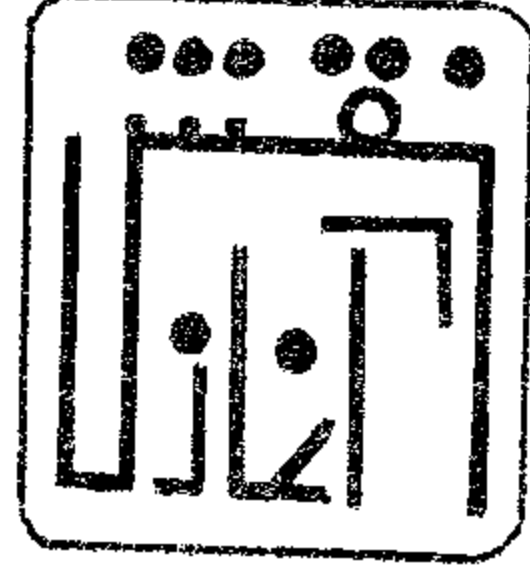


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



تخت طاؤس کے وارث اور کخیسر و کیقباد کے مندر نشین شاہ ایران رضاشاہ پہلوی در در کی ٹھوکریں کھانے کے بعد بالآخر آغوشِ موت سے ہمکنار ہو گئے اور اس حال میں کہ سائرس اعظم کو پیش کبیر کے شکستہ استخوانوں پر اپنی عظمتوں کی عمارت تعمیر کرنے والے خود مہر انسان کو سلطنتِ فارس میں دو گز زمین بھی نہ ملی جہاں وہ دفن ہو کر کسی ہم وطن کے فاتح پڑھنے کے سزاوار ہو جاتے۔ کبر و نخوت اور رعوت سے اٹھائی گئی خاک کو اپنے اندر جذب بھی کیا تو فراعنہ کی سرزمین نے نہ کہ جاہلیتِ اولیٰ کے احیاء کرنے والے شخص کو مناسبت ملتی تو فراعنہ مصر ہی سے۔ یہ انجام یہ ذلت و خواری یہ جلا وطنی، اور یہ جھلٹے ہوئے جلتے ہوئے آخری لمحاتِ حیات، یہ دو کرب، یہ رسوائی اور یہ سو عاقبتہ ہر اس متکبر و جبار کے مقدر میں ہے جس کے کاسے سر میں خاکساری اور فروتنی کی جگہ خدائی اور کبر مائی کا بھوت ٹھکانہ بنا لے۔ انسانیت کو معراج تک پہنچانے والے آخری رسولِ علیہ السلام نے قیصریت اور کسرویت کے بارہ میں اسی انجامِ بد کی خبر دی تھی۔ ہلاکتِ قیصر فلا قیصر بعدہ۔ ہلاکتِ کسری فلا کسری بعدہ۔ وہ جو شہنشاہ کہلاتا تھا اس کے انجام کے یہ سارے مراحل ملک اللک رب کائنات مالکِ حقیقی کی حقیقی شہنشاہیت اور ملکوتیت کے اعتراف و اقرار کی دعوت بن گئے۔ کس پرسی میں پر دیس میں اٹھنے والا جنازہ جس نے بھی دیکھا اسکی زبان پر بلا اختیار۔ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور العظمتہ للہ کا درو جباری ہوا۔ گنتا ظلوم و جہول ہے وہ انسان جو چند روزہ اقتدار و اختیار کے سراب میں اتنا جھٹک جائے کہ خود فراموشی میں خدا کو بھی فراموش کر دے۔ وما قدر و اللہ حقّ قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامتہ و السموات مطویاتٌ بیحینہ۔ قیامت تو قیامت ہے اس دنیا کے فانی میں زمین و آسمان کی طنابوں پر اسی کی حکمرانی اور جہان بینی کے یہ مظاہر کیا اس اعلانِ حقیقت کیلئے کافی نہیں کہ:

”یا اللہ تو ملک الملک ہے جس کو چاہے چند روز اختیار دیدے اور جس سے چاہے سب کچھ چھین لے جسے چاہے معزز کر دے۔ اور جسے چاہے ذلت و نکبت کی اکتاہ گھاٹیوں میں پھینک دے۔ ہر خیر اور بھلائی تیرے ہی اہت میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔“

ساسانیوں کی سرزمین کا وارث سکندر و دالا کے نعوشِ جاہلیت کو اجاگر کرنے والا رضاشاہ خسر و پرویز ہی کے انجام سے دوچار ہوا۔ اور ہر متکبر و جبار خدا فراموش حکمرانِ فانی کو سامانِ صد ہزار عبرت و مؤذنت، دے گیا۔ فاعتبر و ایا اولیٰ الابصار۔